بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۳۳

یوم شنبہ

جلد ۳۲ | ۲۹ ماہ ظہور ۱۳۲۳ ہش | ۹ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ | ۲۹ اگست ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۰۲

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تشریف آوری

قادیان ۲۷ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ آج ڈلہوزی سے تشریف لائے۔ حضور کی آمد کی غرض یہ ہے۔ کہ گزشتہ دنوں میں جو بخار نزلہ جگر کی خرابی گلے اور کان میں شدید درد کی تکلیف تھی۔ اور چونکہ یہ عوارض قیام ڈلہوزی کے ایام میں کم نہ ہوئے تھے۔ اس لئے حضور طبی مشورہ کے ماتحت قادیان تشریف لائے ہیں۔ تاکہ گرم جگہ میں تبدیلی کے باعث عوارض میں خدا کے فضل سے کمی آجائے۔ حضور چند یوم قیام فرمائینگے دوستوں کو آگاہ رہنا چاہیئے۔ کہ ایسی حالت کے پیش نظر حضور پر کسی قسم کے کام کا بوجھ نہ ڈالیں۔ آج سفر میں حضور کی طبیعت بہت خراب رہی۔ لیبر یا بخار کی ۔۔۔ کی سردی لگتی رہی۔ حضور کے ہمراہ حرم چہارم صاحبزادی ۔۔۔ حکیم صاحبہ اور ۔۔۔ آئے ہیں۔ خاکسار حشمت اللہ

خطبہ جمعہ

سابق واقفین زندگی اپنی ذمہ داریاں سمجھیں

اور

مزید نوجوان اپنے آپکو پیش کریں

تحریک جدید کے دوسرے دور کیلئے تیاری

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۴ ظہور ۱۳۲۳ ہش بمطابق ۱۴ اگست ۱۹۴۴ء

بمقام بیت الفضل ڈلہوزی

مرتبہ۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

چند ماہ کا عرصہ ہوا مجھے

ایک الہام

ہوا تھا۔ جس کو میں نے ایک خطبہ جمعہ میں بیان بھی کیا تھا۔ کہ ؎

روز جزا قریب ہے اور رہ بعید ہے

اس وقت میں نے اس کا جو مطلب سمجھا تھا۔ وہ یہ تھا کہ اسلامی فتوحات کا زمانہ قریب ہے۔ لیکن ابھی ہماری تیاری مکمل نہیں۔ اور جو راستہ ہم نے طے کرنا ہے۔ وہ ابھی بہت دور ہے۔ اس الہام کے بیان کرنے کے بعد جو حالات ظاہر ہوئے ہیں ان سے میرا خیال اس طرف جاتا ہے۔ کہ ان معنوں کے علاوہ جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اس الہام کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ

موجودہ جنگ عظیم کا خاتمہ

شاید قریب ہے۔ اور ہماری جماعت کو تبلیغ کے لئے ابھی بہت بڑی تیاری کی ضرورت ہے۔ میں دیکھتا ہوں اس عرصہ میں اتحادیوں کو اس طرح متواتر فتوحات نصیب ہوئی ہیں۔ اور محوریوں کو اس طرح متواتر شکستیں ہوتی جا رہی ہیں۔ کہ جن کو دیکھ کر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ

جنگ کچھ دنوں میں ختم

ہو نے والی ہے۔

آج سے دو تین سال پہلے جبکہ جنگ کا پہلو انگریزوں کے خلاف تھا۔ اسی وقت میں نے اس بات کا اظہار کیا تھا۔ اور بتایا تھا۔ کہ میری رائے میں جنگ

۱۹۴۴ء کے آخر یا ۱۹۴۵ء کے شروع میں

ختم ہو جائیگی۔ میں نے جو یہ بات کہی تھی اس کی بنیاد کسی الہام پر نہیں تھی۔ بلکہ اس بات پر تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور میرے الہامات اور جماعت کے بعض اور لوگوں کے الہامات سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ تحریک جدید کا اجرا خاص الٰہی تصرف کے ماتحت ہوا ہے۔ چونکہ تحریک جدید کے پہلے دور کی میعاد ۱۹۴۴ء کے آخر میں ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے میرا خیال تھا۔ کہ اس

خدائی فعل کا خاتمہ

ضرور کسی اہم مقصد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور جس وقت میں نے تحریک جدید شروع کی تھی۔ اس وقت میں نے بتایا تھا۔ کہ چونکہ حکومت کے بعض افسروں نے ہم پر ظلم کئے ہیں۔ اس لئے ان کو ضرور اس

ظلم کی سزا

ملے گی۔ اور میں نے بیان کیا تھا۔ کہ ہمارے پاس تو ایسے سامان نہیں۔ کہ ہم ان کو سزا دے سکیں۔ لیکن خدا کے پاس ہر قسم کے سامان ہیں۔ وہ ضرور ان کو ان کے ظلم کی سزا دے گا۔ یہ بات میرے ۱۹۳۴ء اور اسکے بعد کے خطبات میں موجود ہے جس کے ماتحت

انگریزوں کا جنگ میں حصہ لینا

مقدر تھا۔ میں نے قبل از وقت کہہ دیا تھا۔ کہ گو آخر میں

فتح انگریزوں کے لئے

مقدر ہے۔ مگر حکومت کی طرف سے ہمارے ساتھ انصاف کرنے میں جو کوتاہیاں ہوئی ہیں۔ ان کی سزا ان کو ضرور ملے گی۔ چنانچہ جنگ میں بے شک ان کی فتح تو ہو جائیگی۔ لیکن ان کے لاکھوں آدمی مارے گئے ہیں۔ اور کروڑوں کروڑ روپیہ خرچ ہو گیا ہے۔ پس انگریزوں کو فتح گو حاصل ہو جائیگی مگر مالی لحاظ سے وہ پچھلے جائیں گے۔ اور ان کے لئے جنگ کے بعد سر اٹھانا مشکل ہوگا۔ دراصل جنگ کے بعد مالی لحاظ سے

انگریز امریکنوں کے ہاتھ میں

ہیں۔ اور ان کی حالت اقتصادی طور پر جنگ کے بعد کے چند سالوں تک امریکہ کے مقابل ایک ماتحت کی سی رہ جائیگی۔ یعنی اگر امریکن ان پر کوئی دباؤ ڈالنا چاہیں تو انگریز انکار نہیں کر سکیں گے۔ اس کے مقابلہ میں جہاں تک فوجی طاقت کا سوال ہے۔ یہ طاقت روس کی بہت بڑھ گئی ہے۔ روس نے فوجی لحاظ سے اتنی عظیم الشان طاقت پیدا کر لی ہے۔ کہ جنگ کے بعد جہاں امریکہ مالی لحاظ سے سب سے آگے نکل جائے گا۔ وہاں فوجی طاقت کے لحاظ سے روس بہت آگے نکل جائیگا۔ بہرحال تحریک جدید کا اجراء جن اغراض کے ماتحت الٰہی تصرف سے ہوا تھا۔ ان کی وجہ سے میں سمجھتا تھا۔ کہ تحریک جدید کا پہلا دور جب ختم ہوگا۔ تو خدا تعالےٰ سلسلہ کو پہنچا دیگا کہ تحریک جدید کی اغراض کو پورا کرتے میں جو روکیں اور موانع ہیں۔ خدا تعالےٰ انکو دور کر دے ۔۔۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع ہوا

اور تبلیغ کو وسیع کرنے کے سامان بہم پہنچائیگا اور چونکہ تبلیغ کے لئے یہ سامان بغیر جنگ کے خاتمہ کے میسر نہیں آسکتے۔ اس لئے میں سمجھتا تھا۔ کہ ۱۹۴۴ء کے آخر یا ۱۹۴۵ء کے شروع تک یہ جنگ ختم ہو جائے گی۔ اور ہمیں تبلیغ کے لئے آسانی سے سامان میسر آسکیں گے۔ چنانچہ اب اس قسم کے آثار پیدا ہو رہے ہیں

مستقبل کے متعلق

یقینی طور پر تو نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ آثار سے پتہ لگتا ہے۔ کہ میرا وہ خیال درست تھا۔ اب ایسے تغیرات پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ جنگ اس سال کے آخر یا اگلے سال کی پہلی ششماہی میں ختم ہو جائے گی۔

چنانچہ آج انگلستان کے وزیراعظم کی اخبارات میں تقریر شائع ہوئی ہے۔ کہ عنقریب ہم

جرمنی کو شکست

دیں گے جس کے بعد جاپان بھی ہتھیار ڈال دے گا۔ اس کے ساتھ ہی انگلستان کے وزیر خارجہ نے پارلیمنٹ کے اجلاس کو ختم کرتے ہوئے کہا۔ کہ پارلیمنٹ کا موجودہ اجلاس ختم ہوتا ہے۔ اب ۲۰ ستمبر کو پارلیمنٹ کھلے گی۔ اگر اس عرصہ میں دشمن نے ہتھیار ڈال دیئے تو ۲۰ ستمبر سے پہلے ہی پارلیمنٹ کا اجلاس بلا لیا جائے گا۔ اس اعلان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کو امید ہے کہ شاید دشمن

۲۰ ستمبر سے پہلے ہی

ہتھیار ڈال دے گا۔ یہ حالات بتا رہے ہیں۔ کہ جنگ اس سال کے آخر یا ۱۹۴۵ء کے شروع میں ختم ہو جائیگی۔

جنگ کے ختم ہو جانے کے معاً بعد

تبلیغ کے لئے تمام سہولتیں میسر نہیں آسکتیں مگر بہت سی تنگیاں ضرور دور ہو جائیں گی۔ اگر پہلے گورنمنٹ پاسپورٹ دینے میں بخل سے کام لیتی تھی۔ تو جنگ کے بعد بخل تو کرے گی۔ مگر اتنا نہیں۔ پہلے اگر دس بیس آدمیوں کو پاسپورٹ ملتا تھا۔ تو پھر پچاس ساٹھ آدمیوں کو ملنے لگ جائیگا۔ غرض

کچھ نہ کچھ سہولتیں

جنگ کے خاتمہ پر ضرور میسر آجائیں گی۔ اور جنگ کے خاتمہ کے بعد ایک سال کے اندر اندر تو انشاء اللہ حالات بالکل پلٹا کھا جائیں گے۔ فوجوں کے اپنے اپنے ملکوں میں واپس چلے جانے کے سبب بہت سے جہاز فارغ ہو جائیں گے۔ جنگی سامان بھی ادھر ادھر لیجانے کی ضرورت نہیں رہیگی۔ سپاہی واپس آجائیں گے۔ چھ سات ماہ یا آٹھ نو ماہ تک تو جہازوں پر سے جنگ کا بوجھ بالکل اٹھ جائیگا۔ اور کثرت سے جہاز فارغ ہو جانے کی وجہ سے پھر جہازران کمپنیوں کا آپس میں مقابلہ شروع ہو جائیگا جب مقابلہ ہوگا۔ تو جہاز سواریوں کے محتاج ہونگے اور جب سواریوں کے محتاج ہونگے تو لازماً زیادہ جگہ ملے گی۔ گورنمنٹ تجارت کو فروغ دینے کے لئے جہازی انتظام کو ترقی دیتی ہے۔ جب جہازی انتظام وسیع ہوگا۔ اور اس میں ترقی ہوگی۔ تو لازماً پاسپورٹوں کے حاصل کرنے میں زیادہ سہولتیں دی جائینگی کیونکہ اگر پاسپورٹ زیادہ نہیں ملیں گے تو سواریاں کم ہونگی۔ اور اگر سواریاں کم ہونگی تو جہازی کمپنیوں کی مالی حالت کمزور ہو جائیگی اور اگر جہازی کمپنیوں کی مالی حالت کمزور ہوگی۔ تو ملک کی تجارت بھی لازماً کمزور ہو جائیگی۔ اس لئے لازماً گورنمنٹ

جہازوں کے انتظام کو ترقی

دینے کے لئے زیادہ پاسپورٹ دے گی۔ تاکہ جہازی کمپنیوں کے کام میں ترقی ہو۔ پس جہازرانی کی ترقی کے ساتھ جب سفر میں سہولت ہو جائیگی۔ جب گورنمنٹ جہازرانی کی ترقی اور تجارت کو فروغ دینے کیلئے زیادہ پاسپورٹ دیگی۔ تو ہم آسانی سے جہاں چاہیں گے مبلغ بھیج سکیں گے۔

تحریک جدید کے واقفین

کو تین تین چار چار سال پڑھائی کرتے ہوگئے ہیں۔ مگر ابھی بہت فاصلہ باقی ہے۔ جسکو انہوں نے طے کرنا ہے۔ واقفین کے اس گروپ کی پڑھائی کی تکمیل کا اندازہ ایک سال کا ہے۔ یہ ایک سال بھی دنیاوی علوم کے لئے ہے۔ اس کے بعد علم کلام۔ انجیل۔ اور غیر مذاہب کے لٹریچر کے مطالعہ اور سلسلہ کے لٹریچر کے مطالعہ پر بھی کچھ عرصہ لگیگا۔ گویا

قریب ترین میعاد دو سال

کی ہے۔ اگر واقفین دیانت داری اور محنت سے تعلیم حاصل کریں۔ تو دو سال میں وہ تیار ہونگے۔ اور جنگ کے خاتمہ پر جو تغیرات پیدا ہونگے۔ ان سے ہم پورے طور پر فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ اس وجہ سے میں نے واقفین تحریک جدید پر زور ڈالا تھا۔ کہ وہ اپنی تعلیم کو جلدی مکمل کریں۔ مگر افسوس ہے، کہ جتنی پڑھائی انہوں نے اس عرصہ میں کی ہے میرے نزدیک اگر

دیانت داری اور محنت

سے کام لیا جاتا۔ تو اس سے آدھے وقت میں اتنی پڑھائی ہو سکتی تھی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ باری باری ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی پر اور دوسری سے تیسری سیڑھی پر چڑھا جاتا ہے۔ ممکن ہے واقفین کا دوسرا بیچ پہلے بیچ کی پڑھائی کے تجربہ سے فائدہ اٹھاتا ہوا زیادہ سہولت کے ساتھ اور زیادہ تفصیلی علم حاصل کرے۔ مگر اس سے پہلے بیچ کی قدر ضرور کم ہو جائیگی۔

پس میں واقفین کو توجہ

دلاتا ہوں کہ اگر انہوں نے اپنی ذمہ واریوں کو نہ سمجھا۔ اور محنت سے کام نہ لیا۔ تو ان کے لئے پہلی صف میں لڑنے کا موقعہ کھویا جائیگا۔ جتنی جلدی وہ پڑھائی مکمل کریں گے۔ اتنی ہی جلدی ان کو بطور مبلغ باہر بھیجا جا سکے گا۔ اور جتنی وہ پڑھائی میں دیر کرینگے۔ اتنا ہی انکو باہر بھیجنے میں دیر لگے گی۔ یا اگر جلدی بھیجدیا گیا تو وہ پوری تیاری کے باہر جائیگا۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ انکے بعد آنے والا گروہ کامل علم والا ہوگا۔ اور آخر عمر تک فوقیت رکھنے والا ہوگا۔ کیونکہ پہلے گروہ میں سے جب کسی کو ایک جگہ تبلیغ کا انچارج مقرر کر دیا جائیگا تو پھر اس سے یہ امید رکھنا مشکل ہے۔ کہ وہ اپنی پڑھائی مکمل کر سکیگا۔ لیکن دوسرا گروہ زیادہ علم حاصل کر لیگا۔ اور یہ لازمی بات ہے۔ کہ جو علم میں بڑھ کر ہوگا۔ اس کو پہلی صف میں کام کرنے کا موقعہ زیادہ ملیگا اور یہ پہلا گروہ پہلی صف کی جگہ دوسری صف میں کھڑا ہونے پر مجبور ہوگا۔

پس ایک دفعہ پھر واقفین کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ زیادہ محنت اور دیانت داری سے پڑھائی کریں۔ دوسرے میں

جماعت کو تحریک

کرتا ہوں۔ کہ واقفین کی تحریک کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنایا جائے۔ اس وقت تک جتنے آدمیوں نے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا ہے۔ ان میں سے کئی ایسے ہیں۔ جو سوتے ہوئے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کر دیتے ہیں۔ اور انکو علم نہیں ہوتا۔ کہ وقف کیا چیز ہے؟ اور اسکے بعد کون کون سی ذمہ واریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ کئی ایسے ہیں۔ جو اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کرتے ہیں۔ مگر جب ان کو بلایا جاتا ہے۔ تو پھر آتے نہیں۔ کئی ایسے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اخلاص سے وقف کے لئے پیش کیا۔ لیکن درحقیقت انکی قربانی

وقت کے لحاظ سے مفید نہیں

کیونکہ ان میں سے یا تو اچھے اچھے پیشوں پر لگے ہوئے ہیں۔ یا اچھی اچھی کمائیاں کر رہے ہیں۔ مثلاً بعض وکیل ہیں بعض ڈاکٹر ہیں۔ بعض اور اچھے اچھے کاموں پر لگے ہوئے ہیں۔ اور ان کی عمر کا کافی حصہ گذر چکا ہے۔ اس قسم کے لوگ اگر پنشن لے کر اور اپنے کام سے فارغ ہو کر مرکز میں آکر کام کریں۔ تو سلسلہ کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر ان کو ولایت یا امریکہ یا باہر کسی جگہ تبلیغ کے لئے بھیج دیا جائے۔ تو وہ مفید نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اول تو ان کی عمر کا وہ حصہ گذر چکا ہے جس میں انکو مبلغ بننے کے لئے ٹرینڈ کیا جائے۔ اور دوسرے وہ خود اور انکے بیوی بچے پانچ پانچ چھ چھ سو یا ہزار ہزار روپے میں گذارہ کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اب اگر ان کو ۲۵ پچیس روپے دئے جائیں۔ تو اس میں وہ گذارہ نہیں کر سکتے۔ یہ ایسی چیز ہے۔ کہ ہم ڈرتے ہیں۔ کہ ایسے موقعہ پر اپنے آپ کو وقف کرنے والے لوگ کہیں اپنا پہلا ایمان بھی نہ کھو بیٹھیں۔ اگر اس قسم کے واقفین کو نکال دیا جائے۔ تو باقی

واقفین کی تعداد سو ڈیڑھ سو

رہ جاتی ہے۔ باقی یا تو وہ ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپکو بغیر سوچے سمجھے پیش کر دیا ہے۔

اور ان کو وقف کی حقیقت کا بالکل علم نہیں۔ اس قسم کے واقفین میں سے ایک شخص کی چٹھی آئی۔ کہ میں اپنے آپکو وقف کرتا ہوں۔ مگر یہ بتائیے تنخواہ کیا ملے گی۔ یہ بالکل ایسی ہی بات ہے کہ ایک لڑائی کے موقعہ پر انگریزوں نے کشمیر کے راجہ سے کہا۔ کہ تم بھی ہماری مدد کے لئے فوج بھیجو۔ چنانچہ راجہ نے افسروں کو حکم دیا۔ کہ فوج تیار کرو۔ افسروں نے فوج سے جاکر کہا کہ تم سرکار کا نمک کھاتے رہے ہو اب لڑائی کا موقعہ ملا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ حق نمک ادا کرو۔ تمہیں انعام ملینگے اور عزت بھی بڑھ جائے گی۔ اس کے بعد پھر افسروں نے راجہ سے درخواست کی۔ کہ ہم ایک ضروری بات عرض کرنا چاہتے ہیں۔ راجہ نے اجازت دی۔ اور ان کشمیری فوجی افسروں نے آکر عرض کیا کہ حضور فوج تیار ہے۔ اور فوج کے سب لوگ خوش ہیں کہ انہیں لڑنے کا موقعہ ملا ہے۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ پٹھانوں سے لڑائی ہے۔ اور وہ بہت سخت ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمارے ساتھ مضبوط پہرہ کا انتظام کیا جائے۔

اسی طرح ان

واقفین کا حال

ہے۔ کہ بار بار خطبے سنتے اور پڑھتے ہیں۔ وقف کی شرائط اور فارم چھپے ہوئے ہیں۔ ان میں لکھا ہوا ہے۔ کہ وقف کرنے والا یہ عہد کرے۔ کہ میں بغیر کسی معاوضہ کے دین کا کام کرونگا۔ اور اگر سلسلہ کی طرف سے مجھے کچھ دیا جائے گا۔ تو میں اس کو خدا کا احسان سمجھونگا۔ لیکن بعض واقف ایسے ہیں کہ اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش تو کرتے ہیں۔ لیکن جب ان کو بلایا جائے۔ تو کہتے ہیں۔ یہ بتائیے تنخواہ کیا ملے گی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے لوگ کانوں میں روئی ٹھونس کر خطبہ سنتے ہیں اور آنکھوں پر پٹی باندھ کر شرائط پڑھتے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں سے

دین کی خدمت

کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ ایسا انسان سوتا ہی پیدا ہوتا ہے۔ سوتا ہی زندگی بسر کرتا ہے اور سوتا ہی مرجاتا ہے۔ اور سلسلہ کو اس سے کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ شائد صرف نام پیش کر دینے سے ہی عزت مل جائیگی۔ حالانکہ نام پیش کر کے پیچھے ہٹ جانا خدا تعالےٰ کے عذاب کو بلانے کا موجب ہے۔ پس واقفین میں سے ایک طبقہ تو اس قسم کا ہے۔ کہ اسکو

وقف کی حقیقت

کا علم نہیں۔ دوسرا طبقہ اس قسم کا ہے۔ کہ انہوں نے اخلاص سے اپنا نام پیش کیا ہے۔ لیکن ان کے حالات ایسے نہیں کہ ان کا وقف مفید ہو سکے۔ کیونکہ یا تو وہ مفید کاموں پر لگے ہوئے ہیں۔ اور یا ان کا اس جگہ سے ہٹانا ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوگا۔ اور طاقت و قوت اور عمر کے لحاظ سے ان کو کام سپرد کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسے لنگڑے آدمی کو دوڑنے کے لئے کہا جائے۔ اس دوڑ میں تو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جن کی دونوں ٹانگیں سلامت ہوں۔ اگر ہم ایسے آدمی کو دوڑنے کا حکم دیں۔ جس کی دونوں ٹانگیں ماری ہوئی ہوں۔ یا ایک ٹانگ ماری ہوئی ہو۔ تو یہ چیز ہماری کم عقلی پر دلالت کرے گی۔ کہ ہم نے صحیح انتخاب نہیں کیا۔ پس اگر اس قسم کے آدمیوں کو نکال دیا جائے۔ تو چار پانچ سو میں سے صرف

چالیس پچاس یا ساٹھ ستر

واقفین ایسے رہ جاتے ہیں۔ جو تمام شرائط کے مطابق اترینگے۔ لیکن جو کام ہمارے سامنے ہے۔ اس کے لئے سینکڑوں بلکہ ہزاروں آدمیوں کی ضرورت ہے۔

پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وقف کے لئے ایسے نوجوانوں کو تیار کریں۔ کہ ایک تو ان کی

عمر تیس سال سے کم

ہو۔ اور دوسرے جسم کے لحاظ سے ایسے مضبوط ہوں۔ کہ علم حاصل کر سکتے ہوں۔ تیسرے یہ کہ عربی یا انگریزی کے گریجوایٹ ہوں۔ تا ان کو جلدی ٹریننگ دے کر تیار کیا جا سکے۔

ہم نے اس سال انٹرنس پاس بھی لئے ہیں۔ اور مدرسہ احمدیہ کی ساتویں پاس بھی لئے ہیں۔ کیونکہ فوری ضرورت تھی۔ اب چونکہ تیس چالیس نوجوان پڑھائی کرنے والے ہو گئے ہیں۔ اس لئے آئندہ

وقف کے لئے شرط

یہ ہے کہ یا عربی کا گریجوایٹ ہو (ہمارے نقطۂ نگاہ سے عربی گریجوایٹ سے مراد مولوی فاضل نہیں۔ مولوی فاضل کو ہم نے اس سال سے اڑا دیا ہے۔ بلکہ گریجوایٹ سے اپنی یونیورسٹی کا گریجوایٹ مراد ہے۔ یعنی جو جامعہ کی چار جماعتیں پاس ہو) یا پھر پنجاب یونیورسٹی کا گریجوایٹ ہو۔ ہاں اگر کوئی ایسا طالب علم اپنا نام پیش کرے۔ جو ابھی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ تو تعلیم مکمل کرنے کے بعد اسکو بھی لے لیا جائے گا۔ لیکن اسکا فرض ہوگا۔ کہ وہ اپنے طور پر تعلیم مکمل کرے۔ اور تعلیم کا خرچ خود برداشت کرے سلسلہ اس کی تعلیم کا بوجھ نہیں اٹھائیگا کیونکہ اگر اس طرح اس پر روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ تو آئندہ تبلیغ کے رستہ پر چلنا مشکل ہو جائیگا۔

تیسرے میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ

تحریک جدید کے پہلے دور کی قربانی

ابھی ابتدائی قربانی ہے جس میں زیادتی کی گنجائش ہے۔ تحریک جدید کے دوسرے دور کا اعلان تو میں انشاء اللہ نومبر میں کروں گا۔ جس میں دوسرے دور کے قواعد وغیرہ بیان کرونگا۔ اس وقت میں جماعت کے کارکنوں اور تحریک جدید کے سیکرٹریوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جماعت کو

دوسرے دور میں حصہ لینے کے لئے

آمادہ کریں۔ جنہوں نے پہلے دور میں حصہ نہیں لیا۔

مولوی محمد علی صاحب کی افترا پردازی میں بے باکی

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ۲۸ جولائی کے خطبہ جمعہ میں جو ۲ اگست ۱۹۴۴ء کے پیغام میں شائع ہوا ایک شعر کا ذکر کرتے ہوئے (جسے جماعت میں کبھی پسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھا گیا۔ اور جس کی غیر محتاط بندش کو باعث ٹھوکر سمجھتے ہوئے خود شاعر نے بھی اپنی نظم میں سے حذف کر دیا) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق یہ افترا پردازی کی۔ کہ

"اندر بیٹھ کر یہی سبق دیا جاتا تھا۔ اور اسی کو پڑھ کر شاعر نے کہا تھا۔ کہ اب جو حضرت محمد مصطفےٰ صلعم دنیا میں آئے ہیں۔ تو پہلے سے بڑھ کر شان میں آئے ہیں"

اس کے متعلق متعدد بار مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ اس کا ثبوت آپ کے پاس کیا ہے۔ اور کس بنا پر آپ نے اتنا بڑا الزام لگایا ہے۔ مگر مولوی صاحب بالکل خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور ذرا بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ البتہ "پیغام" نے اپنے ۲۳ اگست کے پرچہ میں ایک ایسی بات کا اعتراف کر لیا ہے۔ جس نے مولوی صاحب کی مذکورہ بالا افترا پردازی کو اور زیادہ سنگین اور بے حد قابل مذمت بنا دیا ہے۔ "پیغام" نے تسلیم کیا ہے کہ جس شاعر نے وہ شعر کہا تھا جس کا ذکر مولوی محمد علی صاحب نے بطور الزام کیا ہے۔ اسے خلیفہ صاحب قادیان ۱۹ اگست ۱۹۳۴ء کے "الفضل" میں تنبیہہ کر چکے ہیں۔

اب دریافت طلب امر صرف یہ ہے کہ جس تنبیہہ کے متعلق پیغامی حلقہ میں اس قدر مکمل اطلاع موجود ہے۔ کہ اس کی اشاعت کا سنہ مہینہ اور تاریخ تک معلوم ہے۔ تو پھر تنبیہہ کرنے والے کے خلاف مولوی محمد علی صاحب کا یہ الزام لگانا کہاں تک دیانتداری ہے۔ کہ اسی نے سبق پڑھایا تو شاعر نے وہ شعر کہا تھا۔

کیا مولوی محمد علی صاحب کا مطلب یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک طرف تو ۱۹۰۶ء میں شاعر کو سبق پڑھایا کہ یہ شعر کہو۔ اور پھر ۱۹۳۴ء میں ۲۸ سال بعد اسی شعر پر یہ تنبیہہ کی۔ کہ ایسے الفاظ ناپسندیدہ اور بے ادبی کے ہیں۔ مولوی صاحب ذرا ٹھنڈے دل سے غور تو فرمائیں۔ اور پھر جس نتیجہ پر پہونچیں۔ اس سے ان لوگوں کو مطلع کریں۔ جو یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ مولوی صاحب افترا پردازی میں نہایت بے باک ہیں ؂

وہ دوسرے دور میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور جنہوں نے پہلے دور میں حصہ لیا ہے وہ دوسرے دور میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں۔ تاکہ تحریک جدید کے دوسرے دور میں پہلے دور سے زیادہ ریزرو فنڈ قائم ہو جائے۔ جو تبلیغ کو وسیع کرنے میں ممد ہو۔

ابھی جماعت میں اس تحریک کا بہت موقعہ اور گنجائش ہے۔ ہماری لاکھوں کی جماعت ہے مگر صرف

پانچہزار آدمی

ہیں جنہوں نے تحریک جدید کے پہلے دور میں حصہ لیا ہے۔ اگر اس تحریک کو زیادہ وسیع کیا جائے۔ تو دو تین لاکھ آدمی حصہ لے سکتے ہیں۔ اگر اس تعداد میں سے آدھے بچے نکال دئے جائیں۔ تو ڈیڑھ لاکھ اور اگر عورتوں کو بھی نکال دیں تو ۷۵ ہزار آدمی تحریک میں حصہ لینے والے ہونے چاہئیں۔ جن میں سے پہلے دور میں صرف پانچہزار نے حصہ لیا ہے۔ اور ۷۰ ہزار باقی ہیں۔ اگر

تحریک جدید کا محکمہ

مضبوط خط وکتابت کرے۔ اور جماعت کے لوگ بھی کوشش کریں تو دوسرے دور میں پہلے دور سے بھی زیادہ ریزرو فنڈ قائم ہو سکتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ بتایا ہے۔ کہ یہ زمانہ ٹھیرنے کا نہیں۔ بلکہ دوڑنے اور کام کرنے کا زمانہ ہے۔ دشمن جتنا آگے دوڑتا جا رہا ہے۔ اس کو پکڑنے کے لئے اس سے زیادہ رفتار کے ساتھ ہم کو اس کے پیچھے بھاگنا چاہیئے جو آگے دوڑنے والے سے کم دوڑتا ہے یا اس کے برابر دوڑتا ہے وہ آگے دوڑنے والے کو کبھی نہیں پکڑ سکتا۔ وہی پکڑیگا جو آگے دوڑنے والے سے

زیادہ تیز رفتار

ہو۔ پس جب تک ہم یورپ کے لوگوں سے زیادہ تیز رفتاری اختیار نہیں کرتے جبتک ہم یورپ کے لوگوں سے زیادہ قربانیاں نہیں کرتے۔ جبتک ہم یورپ کے لوگوں سے زیادہ محنت نہیں کرتے۔ جبتک ہم یورپ کے لوگوں سے زیادہ سلسلہ کے کاموں پر وقت خرچ نہیں کرتے۔ اس وقت تک یہ امید رکھنا غلطی ہے کہ

دین کی فتح کا کام

ہمارے ہاتھوں سے ہوگا۔ اور خدا تعالےٰ ہماری جگہ کسی اور کو کھڑا نہیں کرے گا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جس وقت اپنی طرف سے پوری کوشش اور پوری طاقت خرچ کر دی جائے تو بقیہ کمی خدا اپنے پاس سے پوری کر دیتا ہے۔ لیکن جب تک مومن کافر سے زیادہ محنت نہیں کرتا جب تک مومن کافر سے زیادہ قربانی نہیں کرتا جبتک مومن کافر سے زیادہ تیز رفتار نہیں ہوتا۔ جب تک مومن کافر سے زیادہ اپنا وقت دین کے کاموں پر خرچ نہیں کرتا۔ اس وقت تک یہ امید رکھنا کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے کمی کو پورا کر دے گا یہ

خدا تعالےٰ سے تمسخر

ہے۔ اور یاد رکھو بادشاہوں سے تمسخر کبھی اچھے پھل نہیں لایا کرتا۔

۲۹ رمضان المبارک

یاد رہے۔ کہ سال دہم تحریک جدید کے دور اول کا آخری سال ہے۔ اس کا چندہ ادا کرنے پر جن کے دس سال کا چندہ وصول ہو جائے۔ ان کو دفتری تصدیقی دس سالہ حساب کی چٹھی ارسال کر دی جاتی ہے۔ لیکن جن کے ذمہ گذشتہ سالوں کا بقایا وغیرہ ہو۔ انہیں بقائے کی اطلاع دی جاتی ہے۔ تا وہ بقایا ادا کر دیں۔ اور اس طرح ان کا نام بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاری فوج کے رجسٹر میں آجائے۔ اگر کوئی صاحب اپنا چندہ اپنے خیال میں دے چکے ہوں۔ لیکن انہیں بقایا ادا کرنے کی اطلاع پہنچی ہو۔ تو وہ دفتر محاسب کی رسید کا نمبر اور تاریخ بھیجا کریں۔ مقامی رسید کا نمبر اور تاریخ دینے سے فائدہ نہیں۔ کیونکہ مرکزی دفتر مرکزی خزانہ کی رسید کے مطابق ہی پڑتال کر سکتا ہے۔ پس وہ اصحاب جو سال دہم کا چندہ تو دے چکے ہیں مگر گذشتہ بقایا ان کے ذمہ نکلتا ہے۔ وہ مزید پڑتال کرانے کے لئے مرکزی دفتر کی رسید کا نمبر وتاریخ دیں۔ ابھی تک ایک تعداد ایسی ہے جس نے سال دہم کا چندہ ادا نہیں کیا۔ بعض کا وعدہ نومبر بعض کا اکتوبر اور بعض کا ستمبر میں ادا کرنے کا ہے۔ مگر چونکہ یہ رمضان کے مبارک ایام گذر رہے ہیں۔ اور یہ مہینہ قبولیت دعا کے لئے اپنے اندر بہت سی خصوصیات رکھتا ہے۔ اس لئے جو احباب اپنا سال دہم کا چندہ ۲۹ رمضان المبارک تک مرکز میں ارسال کر دیں گے۔ ان کا نام جس وقت ان کی رقم ادا ہوگی۔ اسی دن حضرت اقدس کے حضور دعا کیلئے پیش کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس جن کا وعدہ آخری مہینوں میں ادا کرنیکا ہے اور قسط وار ادا کر رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اسی مبارک مہینہ میں ادا کر دیں۔ تا انکا نام سال دہم کی پوری رقم داخل ہو جانے پر حضرت کے حضور دعا کیلئے پیش کیا جا سکے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ایک نہایت ضروری اعلان

اخبار پیغام صلح۔ احسان۔ زمیندار۔ شہباز اور پیام دہلی۔ صداقت بمبئی وغیرہ نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے ۱۱ فروری ۱۹۴۴ء کے خطبہ کا کچھ اقتباس قطع وبرید سے پیش کرتے ہوئے حضور پر ص۳

توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو غلط الزام لگا کر اشتعال دلایا ہے۔ اس کی تردید کے لئے خود یہ خطبہ اور ۷ر جولائی کا خطبہ اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف آمدہ بعض خطوط کے جوابات کو عام غلط فہمی کے ازالہ کیلئے یکجائی طور پر ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ ٹریکٹ کی قیمت ۴ر یا ۵ر فی کاپی ہوگی۔ جماعتیں جلد مطلع فرمائیں کہ انہیں کس قدر ٹریکٹ درکار ہونگے۔ تاکہ طباعت کے وقت

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کے مختصر حالات

یہ خبر نہایت افسوس سے سنی گئی ہے۔ کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب (المعروف مولوی عبدالرحیم ککلی) اپنے گاؤں چک اندورہ (کشمیر) میں ۱۱ رجون ۱۹۴۴ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولوی صاحب موصوف عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار چلے آرہے تھے۔

مولوی صاحب نے عالم شباب میں احمدیت قبول کی آپ مشہور واعظ تھے۔ اور آپ کی سحر البیانی مسلم تھی۔ آپ نے ایک بار راجوری جاکر وعظ کا سلسلہ شروع کیا۔ ہزاروں مسلمان ان کے مواعظ حسنہ سے متأثر ہو کر رسوم بد ترک کر کے اپنی تنظیم کی طرف متوجہ ہونے لگے۔ راجوری کے ہندوؤں نے خطرہ محسوس کرتے ہوئے فرقہ وارانہ فساد کروا دیا۔

ان دنوں مہاراجہ پرتاپ سنگھ صاحب ریاست جموں وکشمیر کے حکمران تھے۔ مولوی صاحب کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے۔ اگر آپ گرفتار ہو جاتے۔ تو باوجود بے قصور ہونے کے سخت ترین سزا کا خطرہ تھا۔ اسلئے آپ ریاست سے نکل گئے۔ اور ریاست نے آپ کو اشتہاری مجرم قرار دیا۔ آپ اڑیسہ اور دیگر مقامات پر جاکر تبلیغ احمدیت کرتے رہے آپ کی مساعی سے اللہ تعالےٰ نے کئی ایک اصحاب کو سلسلہ حقہ میں داخل ہونے کی توفیق دی۔ آخر ریاست نے آپ کی جائیداد کی ضبطی کا حکم جاری کیا۔ تو آپ کے بعض رشتہ داروں نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا۔ حضور نے مولوی صاحب کو ریاست کی عدالت میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ مولوی صاحب ریاست میں آکر حضور کے حکم کے مطابق عدالت میں حاضر ہو گئے۔ بالآخر اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں سے مولوی صاحب کو ریاست نے تمام الزامات سے بری قرار دیا۔ مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں حضرت صاحب کی دعا کا ایک زندہ معجزہ ہوں۔ کہ حضور کی دعا نے میرے جیسے شخص کو (جسے حکومت کشمیر نے اشتہاری مجرم قرار دیدیا تھا) نہ صرف سزا سے بچا لیا۔ بلکہ جملہ الزامات سے اسی حکومت نے بری قرار دے دیا۔

مولوی صاحب موصوف گذشتہ ڈیڑھ سال سے بیمار چلے آرہے تھے۔ اس دوران میں بعض اوقات بیماری کے خطرناک حملے ہوئے آپ کے صاحبزادے پروفیسر ڈاکٹر نظیر الاسلام پوری تندہی سے علاج کرتے رہے۔ گذشتہ ایک دو ماہ سے مرض میں افاقہ بھی ہو گیا۔ چنانچہ گذشتہ دنوں سری نگر آئے تو نماز جمعہ میں بھی شامل ہوئے۔ اور تمام احباب انہیں صحت یاب پاکر خوش ہوئے۔

مگر واپس چک اندورہ جانے کے بعد ۱۰ رجون کی شام کو یکایک دردگردہ میں مبتلا ہوئے اور ۱۱ رجون کی صبح کو اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فوٹو کمرہ میں لٹکا ہوا تھا۔ وفات سے ایک دو روز قبل اسے اتروا کر اپنے سرہانے رکھ لیا۔ ۱۰ رجون کی شام کو بعض احباب کو اپنی قبر کے لئے جگہ دکھلائی۔ اور کہا یہ سخت ہے اور اس جگہ کو پانی سے سینچوا دیا۔

سخت سے سخت بیماری کے ایام میں مولوی صاحب فرض نمازوں کے علاوہ تہجد بھی ادا کرتے

ہیضہ سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر

ان دنوں پنجاب کے قریبًا تمام اضلاع میں ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ جب تک انسان سچے دل سے خدا تعالیٰ کی طرف نہ جھکیں اس وقت تک کسی بلا اور مصیبت کا ٹلنا سہل امر نہیں۔ خدا کا فضل ہی ہے۔ جس کے باعث انسان مختلف مصائب و آلام سے چھٹکارا پاسکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ و خیرات بکثرت کرنے اور آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہو کر دعائیں کرنے سے انسان ہر قسم کی مشکلات سے رہائی حاصل کرسکتا ہے۔

چونکہ اس زمانہ میں روحانی معالج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی سلسلہ میں دعاء رب کل شیٔ خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا کثرت کے ساتھ بالالتزام کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس لئے یہ دعاء ہر وقت انسان کے ورد زبان ہونی چاہیئے

علاوہ ازیں چونکہ اسلام نے ظاہری اسباب کو اختیار کرنے کی تعلیم بھی دی ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں لکل داءٍ دواءٌ لہٰذا ذیل میں بعض احتیاطی تدابیر متعلق ہیضہ درج کی جاتی ہیں

(۱) دل کو قوی رکھنا چاہیئے۔ وباء کے خوف سے مرعوب نہ ہونے دینا چاہیئے کہ اس سے حملہ کا خطرہ بہت بڑھ جاتا ہے۔ (۲) ایسے مقامات جہاں میونسپلٹیاں ہیں مرض کا حملہ ہونے کی صورت میں فورًا وہاں اطلاع دینی چاہیئے (۳) جسم۔ لباس۔ مکان۔ اور گلیاں وغیرہ کو خوب پاک و صاف رکھنا چاہیئے (۴) پانی جوش دیئے بغیر حتی الوسع نہ پینا چاہیئے۔ بالخصوص دودھ تو اُبالنے کے بغیر قطعًا نہ پینا چاہیئے (۵) برف۔ سوڈا۔ لیمونیڈ کے استعمال سے پرہیز بہتر ہے (۶) کنوؤں میں پوٹاشیم پرمنگنیٹ (یا چونہ بغیرہ) ضرور ڈلوانا چاہیئے (۷) ہیضہ کا ٹیکہ ضرور لگوانا چاہیئے۔ (۸) وبا کے دنوں میں خالی معدہ گھر سے باہر نہیں جانا چاہیئے (۹) غذا لطیف اور زود ہضم اور وقت معینہ پر ٹھیک کھا کر کھانی چاہیئے (۱۰) کچے گلے سڑے میوہ جات وغیرہ ہرگز نہ کھانے چاہئیں (۱۱) اسی طرح حلوہ پوری کچوری۔ نان۔ کریک سبزی اور مٹھائی وغیرہ بھی نہ کھانی چاہیئے (۱۲) کچے دودھ کا نکلا ہوا مکھن۔ بازار کا دہی۔ پنیر۔ ربڑی وغیرہ بھی مضر ہے (۱۳) کھانے کی چیزوں کو ڈھانپ کر رکھنا چاہیئے۔ مکھیاں مرض ہیضہ کو پھیلانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے (۱۴) کھانے پینے کے برتنوں کو کھولتے ہوئے پانی سے دھو کر پھر آگ پر سینک یا دھوپ میں خشک کر کے رکھنا چاہیئے (۱۵) پاخانے جہاں تک ہوسکے صاف رکھے جائیں۔ اور ان میں دو یا رہ فینائل یا کاربالک لوشن ۵ فی صدی طاقت کا یا مرکری لوشن ایک فی صدی طاقت کا چھڑکا دینا چاہیئے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو صرف چونہ یا راکھ ہی ڈلوا دینی چاہیئے (۱۶) ایام ہیضہ میں میلے اور نمناک کپڑے نہیں پہننے چاہئیں (۱۷) اور بستر کو ہر روز دھوپ اور ہوا لگوانی چاہیئے ان دنوں میں کوئی نمکین یا تیز جلاب نہیں دینا چاہیئے۔ بلکہ اگر کبھی قبض یا اجابت ہو یا دست آئے تو فورًا ایک دو خوراک کلوروڈین پینی چاہیئے (۱۸) ایام وبا میں زیادہ محنت جسمانی و دماغی سے پرہیز کرنا چاہیئے (۱۹) ان دنوں سلفیورک ایسڈ ڈائلیوٹ دس یا پندرہ بوند ایک گھونٹ پانی میں ملا کر پینا مفید ہوتا ہے (۲۰) مریض ہیضہ کے تیمار دار کو چاہیئے کہ کھانا کھانے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو کاربالک لوشن (۲۰ میں ایک طاقت) سے دھوئیں یا پوٹاسی پرمنگناس کے لوشن سے دھونا بہتر ہے (۲۱) مریض کے کمرے کو خوب ڈس انفیکٹ کر دینا چاہیئے (۲۲) ایام ہیضہ میں سرکہ۔ پیاز۔ ترشی وغیرہ کھانا بھی مفید ہوتا ہے (۲۳) سبزیاں مثلاً مولی وغیرہ گھر میں جوش دئے پانی میں دھوئے بغیر استعمال نہیں کرنی چاہئیں (۲۴) اسی طرح باسی کھانے سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے

خاکسار خورشید احمد قائم مقام مہتمم شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

بعدالت جناب مہر محمد نواب خان صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوئم رشید پور ضلع جھنگ

بمقدمہ انتقال نمبری ۹۲۳ موضع روڈو سلطان تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

نوٹس بنام

ولی رام ولد آڈو رام و رام لال ولد دھرمان رام قوم لوھڑ ساکن چک ۳۰۲ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں سوہا ندر خان وغیرہ مالکان اراضی نے آپ کی رسیدات مورخہ ۴۴ و ۱۵ ۴۴ پیش کر کے اظہار دیا ہے کہ اراضی مرہونہ فک ہو چکی ہے۔ اور کہ قبضہ اراضی ان کا ہو چکا ہے اور آپ کی موجودہ سکونت سے لاعلمی ظاہر کی ہے۔ پس بذریعہ اشتہار ہٰذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک ماہ کے اندر حاضر ہو کر وجہ بیان کریں کہ کیوں نہ انتقال منظور کر دیا جاوے بعدازاں آپ کا کوئی عذر سماعت نہ کیا جاوے گا۔ مورخہ ۱۷ ۴۴

دستخط حاکم
بحروف انگریزی

شکریہ

محترمہ اہلیہ صاحبہ کیپٹن ڈاکٹر محمد شریف احمد صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان نے مبلغ پندرہ روپیہ کی رقم ڈاکٹر صاحب موصوف کی طرف سے کئی غرباء دوستوں کے نام الفضل جاری کرنے کے لئے ارسال کی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

دعا ہے اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو دینی و دنیوی حسنات و برکات سے متمتع فرمائے۔ اور خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے

منیجر الفضل

خریداران الفضل کی خدمت میں
ضروری اطلاع

جن خریداران الفضل کا چندہ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے ان کے پتوں کی چٹوں پر سرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے۔ احباب رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں یا وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ جو ستمبر کے پہلے ہفتہ میں ارسال ہوگی

منیجر الفضل

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن ۲۷ اگست - بلغاری ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت بلغاریہ نے لڑائی سے الگ ہونے اور اتحادیوں سے دوستانہ تعلقات رکھنے کا فیصلہ کر لیا ہے - اور اس فیصلہ پر عمل بھی ہونے لگا ہے -

لندن ۲۷ اگست - رومانیہ کے سابق ڈکٹیٹر جنرل انتونسکو کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بخارسٹ کو جرمنوں سے صاف کیا جا رہا ہے مگر جرمن شہر پر گولہ باری کر رہے ہیں - اتحادی طیاروں نے بخارسٹ کے پاس جرمن ہوائی اڈوں پر بمباری کی - معلوم ہوا ہے کہ روسی فوجوں نے دریا [illegible] کو پار کر لیا ہے - اب وہ پلوئستی کے تیل کے چشموں سے تیس میل اور بخارسٹ سے سو میل ہیں - گذشتہ [illegible] اس علاقہ میں [illegible] بارہ جرمن ڈویژن [illegible] کیا جا رہا ہے

نئی دہلی ۲۷ اگست - فوڈ گرینز پالیسی کمیٹی نے اندازہ کیا ہے کہ ہندوستان میں ہر سال دس لاکھ ٹن گندم چوہے کھا جاتے ہیں ایک سو چوہے ایک سال میں ایک ٹن اناج کھا جاتے ہیں -

دہلی ۲۷ اگست - اس وقت ہندوستان میں تین ہزار گئو شالائیں ہیں - جن پر چار کروڑ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے - حکومت گئو شالاؤں کو سائنٹفک طریق پر چلانے کی سکیموں پر غور کر رہی ہے -

لندن ۲۷ اگست - سوویٹ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ وہ رومانیہ کو آزاد دیکھنا چاہتی ہے - اگر رومانیہ ٹرانسلوینیا کی واپسی کیلئے جرمنی کے خلاف ہتھیار اٹھائے تو روس اس کی ہر ممکن امداد کرے گا -

واشنگٹن ۲۷ اگست - دو تین روز ہوئے کہ اتحادی فوج نے سماٹرا میں دو مقامات پر چھاپہ مارا - ٹوکیو ریڈیو نے یہ خبر براڈکاسٹ کی اور کہا کہ جاپانی فوجوں نے خوب مقابلہ کیا -

کولمبو ۲۷ اگست - شمالی برما میں اتحادی ایک ہزار مربع میل علاقے پر قبضہ کر چکے ہیں

روم ۲۷ اگست - کل مسٹر چرچل پوپ سے ملے [illegible] گھنٹہ تک بات چیت ہوتی -

لندن ۲۷ اگست - جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جرمن فوجوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ جرمن سرحد کے نزدیک [illegible] - جرمنوں کی [illegible] قریب درج ہے -
بہت مضبوط بنایا جا رہا ہے -

لندن ۲۷ اگست - فرانس میں ساتویں جرمن فوج کے بچے کھچے دستوں کا صفایا کیا جا رہا ہے اور اب ان دستوں کے لئے بہت زیادہ خطرہ پیدا ہو چکا ہے - اتحادیوں نے دو مقامات پر دریائے سین کو پار کر لیا ہے - پیرس کے جنوب مشرق میں امریکن فوج بڑے پیمانے پر سرگرمی دکھا رہی ہے - کچھ امریکن دستے لکسمبرگ کی سرحد سے اب صرف ساٹھ میل دور ہیں -

لندن ۲۷ اگست - اٹلی میں آٹھویں فوج گاتھک لائن سے صرف چار میل دور ہے -

دہلی ۲۷ اگست - وائسرائے ہند اور گاندھی جی کے مابین جو تازہ خط و کتابت عمل میں آئی شائع ہو گئی ہے - اس کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر امبیڈکر نے کہا کہ وائسرائے نے صاف طور پر یہ کہہ دیا ہے کہ صرف ہندو مسلمانوں میں سمجھوتہ کافی نہیں - آپ نے کہا دلت جاتیوں سے بھی سمجھوتہ ہونا نہایت ضروری ہے -

لندن ۲۷ اگست - بورڈو کے مقام پر اتحادی فوجوں کے اترنے اور اس پر قبضہ کی جو خبریں پچھلے چند روز میں شائع ہوئیں - ان کی تردید ہو چکی ہے - ابھی تک اس رقبہ میں اتحادیوں نے کوئی کارروائی نہیں کی -

لندن ۲۷ اگست - یونان کے صدر مقام ایتھنز میں بغاوت کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اس کے انسداد کے لئے چار سو اشخاص کو جرمن حکام نے جلاوطن کر کے جرمنی بھیج دیا ہے - گزشتہ تین روز میں ایتھنز میں چار ہزار گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں -

نواکھلی ۲۷ اگست - چارباٹانگیال کے قریب سخت طوفان کی وجہ سے ایک کشتی ڈوب گئی - اور ۱۱ اشخاص غرق ہو گئے -

لندن ۲۷ اگست - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فرانس کے حملے کے آغاز سے لیکر لڑائی کے ستر دنوں میں اتحادیوں نے فرانس میں دشمن کے [illegible] طیارے تباہ کئے - اب تک اتحادیوں کے کل ۲۹۵۹ طیارے برباد ہوئے -

بمبئی ۲۷ اگست - [illegible] اطلاع ہے کہ مسٹر جناح اور گاندھی جی میں ۹ ستمبر کو بات چیت شروع ہو جائے گی جو [illegible] ستمبر کو ختم ہو گی -

لندن ۲۷ اگست - امریکن لیڈر اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ برموڈا اور غرب الہند کے دو سب سارے جزائر امریکہ کو ملنے چاہئیں کیونکہ اس نے جنگ جیتنے میں سب سے زیادہ قربانی کی ہے - سنڈے ٹائمز نے ان کے اس مطالبہ کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے شانہ بشانہ لڑ رہے ہیں - اور ہماری قربانیاں یکساں ہیں - لندن کے امریکن افسر بھی کہتے ہیں کہ امریکہ کو بہرحال اس کا معاوضہ ملنا چاہیئے -

لندن ۲۷ اگست - مسٹر چرچل انگلستان روانہ ہو گئے - اور نائب وزیر اعظم میجر اٹیلی و نائب وزیر خارجہ اٹلی پہنچ گئے ہیں -

دہلی ۲۷ اگست - محکمہ سپلائی حکومت ہند نے ٹھیکیداروں کو حکم دے دیا ہے - کہ وہ نئے مال کی فراہمی بند کر دیں - اس وقت تک جو سامان مہیا ہو چکا ہے اسے استعمال کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی - اور اسے یورپ کے آزاد شدہ علاقوں میں استعمال کیا جائیگا -

لندن ۲۷ اگست - جاپانی گورنمنٹ نے جاپان پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کیا ہے تا بحرالکاہل کے تبدیل شدہ حالات پر اچھی طرح غور کیا جا سکے -

دہلی ۲۷ اگست - حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ حج کے لئے جانے کا ارادہ رکھنے والے حج بکنگ آفیسر نئی دہلی کے نام درخواستیں ارسال کریں - درخواست کے ساتھ ہی ٹکٹ کی قیمت بھی بھیجنی ضروری ہے اول درجہ کے واپسی ٹکٹ کی قیمت ۸۶۷ روپے اور تیسرے درجہ کے واپسی ٹکٹ کی قیمت مع خوراک -/۳۲۸ روپے جو درخواستیں پہلے آئیں گی انہیں ٹکٹ پہلے ملینگے - جو حجاج مقررہ وقت پر مقررہ بندرگاہ پر نہ پہنچیں گے وہ نہ جا سکیں گے اور ان کے ٹکٹ کی قیمت بھی ان کو واپس نہ مل سکے گی -

لندن ۲۷ اگست - طولون پر پوری طرح اتحادی قبضہ ہو چکا ہے - ایک ہفتہ ہوا اتحادی طولون میں داخل ہوئے تھے - مقابلہ کرنیوالے سب جرمن پکڑے گئے - مارسیلز میں ابھی دشمن معمولی مقابلہ کر رہا ہے جنوبی فرانس کی مہم میں ۲۳ ہزار جرمن قید کئے جا چکے ہیں - پیرس میں ابھی تک جرمن چھپ کر گولیاں چلا رہے ہیں - کل رات جرمن طیاروں نے پیرس پر بمباری کی - ان روسی فوجوں کی مدد کے لئے جو مشرقی پرشیا پر بڑھ رہی ہیں - کل رات اتحادی طیاروں نے پرشیا کے صدر مقام کانفسبرگ اور بالٹک کی جرمن بندرگاہ کیل پر بڑے زور کی بمباری کی - برلین پر بھی حملہ کیا گیا -

گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں رومانیہ میں ۳۰ ہزار جرمن پکڑے گئے ہیں -